منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم	باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ	توریت بلا توریہ انجیل بہ بجیل	گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ
منشور محمدی کا فرمان	جاری رہے تا بہ ختم دوران	شائع رہی باہر از ترزمین	آمین آمین الہی آمین

نمبر ۲۷ مورخہ ۱۴ شوال ۱۲۹۱ھ ہجری مطابق ۲۵ نومبر روز چہارشنبہ ۱۸۷۴ء جلد ۳

اشتہار

بعد حمد و نعت کے شائقان حق پسند کو بشارت و طالبان راہ ہدایت کو اشارت ہو کہ پرچہ ہذا زمرۂ احباب کے جانب سے مہینے مین تین مرتبہ ۵-۱۵-۲۵ ماہ انگریزی کو چھپکر جلوۂ اشاعت پاتا ہے مقصود اسکی اجرا سے حقیقت دین اسلام ظاہر کرنا ہی اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کی تردید قیمت اسکی بمد پیشگی چار روپیہ دوآنہ مع محصول ڈاک مقرر ہی اور ما بعد المضاعف نوابان عالی شان و رئیسان گرامی کے بصیغہ پیشگی ۱۲ روپیہ سالانہ اور بعد کو دونی قیمت لیجاویگی جملہ خط و کتابت و ارسال زر قیمت پرچہ ہذا بذریعہ منی آرڈر و ٹکٹ نصف آنہ بنام راقم ہونی چاہیے - العبد محمد عبد المجیب سکرٹری زمرۂ احباب

بشارت مثیل موسیٰ

یہ رسالہ متبرکہ تصنیف مقبول بارگاہ کریم بزلی مولانا مولوی حاجی الحرمین الشریفین علیفضلہ حب مدظلہ العالی کے ہمارے ہان موجود ہی اور چھاپا بھی نہایت عمدہ اسمین رسالے مین ثبوت نبوت آنحضرت صلعم بہت تحقیق سے کی گئی ہی اور

انگریزی فارسی و عبرانی عبارتین بجنسہ نقل ہوئی ہین جسکا خریدنے اسکی منظور ہو وہ بارسال قیمت ۲ر مع محصول ڈاک طلب فرماوین

المشتہر محمد عبد المجیب سکرٹری زمرۂ احباب

مشتریان منشور محمدی کو مژدہ

ان دونون جناب فیضمآب حاتم دل تاجر باذل سیاہو کارالیخی محمد عثمان صاحب ساکن بنگلور نے برای حمایت دین اسلام بخرچ خاص کتاب تائید الاسلام نام جو در باب ثبوت آنحضرت صلعم ہی مطبع کارخانہ فاتح الاخبار چاپرلے پریس مین چھپوا کر ہمارے مشتری صاحبون کو تحفہ بانٹنے کے لئے کارخانہ زمرۂ احباب مین روانہ کی ہی ہم صاحب موصوف کے تہ دل سے شکر گذار ہوکر یہ اشتہار دیتے ہین کہ جسکو اس کتاب کی خواہش ہو بارسال خرچ ڈاک کے ہمارے خانہ زمرۂ احباب سے منگوالیوے اور اسکے سیر و مطالعہ کا حظ اٹھاوین -

اب ہم ہمارے دیگر مسلمان بھائیون سے امید قوی اس بات کی رکھتے ہین کہ حتی المقدور برای حمایت دین محمدی ص [illegible] ایک

تیسرے یہہ کہ غذا کی ضرورت اپنی وجود کے قایم رہنے کو ہوتی ہی سو
اگر خدا غذا کا محتاج ہوا تو معلوم ہوا کہ خدا سے اپنا وجود آپ نہین تھم
سکتا اور اس سے یون پتا لگتا ہی کہ وہ وجود مستعار ہی اور بھوک
پیاس مرض موت وغیرہ اوسمے چین سکتی ہین کوئی خارجی زاید
چیز ہی اصلی اور ذاتی ایسا کہ ذات کو ساتھ متحد ہونا ہی ورنہ
کون چین سکتا اور جسکا وجود مستعار ہوتا ہی وہ خدا نہین ہو سکتا
خدا تو وہ ہو کہ خود آپ ہو اور اورون کو وجود مستعار دیے -

اس محل پر مجکو خلجان یہہ ہی کہ آیا خدا جو مسیح کی جسم مین آیا اور
آگے مسیح کھاتا پیتا تھا کیا مسیح کا کھانا پینا اوسکی وجود پر کچھہ سرایت
اور اثر بھی کرتا تھا یا نہین کیا یون ہی جیت کے پرنالے کیطرح اوسکے
جسم سے کھانا پینا بہا جاتا تھا خدا کے لیے اس کا جواب صاحب شمس الاخبار
یا اونکے چیلے ضرور لا بدار ارقام فرماوین - دوم

یہہ الزام بالکل بے بنیاد ہی اور افترا ہی کہ پیغمبر اسلام شمشیر زن تھا
اور مذہب اسلام تلوار کے زور سے قایم ہوا ہی دیکھو جناب جون ڈیون
پوزٹ صاحب جو نہایت اپنے علم مین ذی استعداد اور مورخ بے
بدل و انصاف دوست اور کسی آشنا اپنے کتاب موید الاسلام
صفحہ ۹۰ مطبوعہ مطبع بدر الدجی دہلی ۱۸۷۰ء مین یون لکھتے ہین
جو لوگ کہتے ہین کہ مذہب اسلام صرف تلوار کے ذریعہ سے شایع
ہوا تھا یہہ بات بالکل غلط ہی کیونکہ ہر ایک غیر متعصب آدمی ادنی
فکر مین معلوم کر سکتا ہی کہ آنحضرت کا مذہب ایسا تھا کہ جسمین انسان
کے قربانی اور خونریزی کی جا ہی نماز اور زکوۃ قایم کی گئی تھی
اور ہمیشہ کے جھگڑون اور قصبون کے جگہ باہمی اخلاص و محبت
کی بنیاد ڈالی گئی تھی اور یہی باعث ترقی کا ہوا تھا حقیقت

مین یہہ مذہب اہل مشرق کیواسطے سرتا پا برکت تھا اور آنحضرت نے
ہرگز اسقدر خونریزی نہین کی جسقدر موسی علیہ السلام نے
بت پرستی کی بیخ کنی کے واسطے کی تھی - لہذا یہہ بات بالکل
بیہودہ اور بیجا ہی کہ ہم خدا تعالی کی اوس نمونہ قدرت کی سر شاری
کرین اور جاہلانہ اوسکی بابت مین گفتگو کرین جسکو اللہ تعالی نے اپنے
ہاتھہ انسان کی رای اور دل مین اتر ڈالنی کیواسطے پیدا کیا تھا
جب ہم اس تمام مضمون کو خیال کرتے ہین اور دیکھتی ہین کہ آپنی
کیسی عجیب طور سے ظہور کیا اور ترقی پائی تو ہمین بے شبہہ بہت
تعجب ہوتا ہی اور اسمین شک نہین معلوم ہوتا کہ جن لوگون نے
مذہب اسلام اور عیسائی دونون کی کتابون کو پڑہا ہی اونہین
بے شک یہہ شبہہ ہوتا ہوگا کہ کون سا مذہب ان دونون مین صحیح ہی
اور اونہین یہہ اقرار کرنا پڑتا ہوگا کہ مذہب اسلام بہت عمدہ مطالب
کے واسطے ایجاد کیا گیا ہی - پھر اوسی کتاب کے صفحہ ۵۷ مین لکھا ہوا
موجود ہی کہ جو کچھہ خدا تعالی نے ایکدفعہ حکم کر دیا وہ کسی زمانہ مین
بے انصافی نہین خیال کیا جا سکتا اور چونکہ عیسائیون پر فرض ہے
کہ وہ یہہ یقین کرین کہ خدا نے بنی اسرائیل کو اہل کنعان کے قتل کا اور
بت پرستی کی سبب سے حکم دیا اور آفتاب اور مہتاب کو ایک جگہہ قایم
ہونیکا حکم دیا تاکہ حضرت یوشع روشنی ہی روشنی مین اپنی دشمنون کو
قتل کر ڈالین پس اس صورت مین تو اونکو اسبات کا بھی اقرار کرنا چاہیے
کہ اگر آنحضرت نی بھی اپنا اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلایا تو اسمین کچھہ
بے انصافی نہین کی - آنحضرت کا قاعدہ تھا کہ جو لوگ ایمان لے آتی تھے
آپ اون سے بہت خلق سے پیش آتے تھے اور اونکی بہت خاطرداری
کرتے تھے مگر ہمیشہ آپ نے عورتون اور لڑکیون اور بچون کو قتل سے

بچایا بی القصہ اپنی اپنی معتقدین کو بہت تاکید فرمائی ہی کہ تم اُن لوگون کو تکلیف تک ندینا جو قرآن شریف پر ایمان لے آئین بلکہ اون کو بھائی سمجھنا برخلاف اسکی حضرت موسیٰ نے سب قوم مونکو قتل کروا لئے تھے اور نہ کسی پر کوئی شرط پیش کرتے تھے اور نہ کسی کے کوئی شرط مانتے تھے آنحضرت نے کبھی ایسا کام نہین کیا مگر ہان عیسای بادشاہون نے ایسی حرکتین اکثر کی ہین خصوصاً ہسپانیہ والون نے دیکھو جب اونہون نے پیرو اور مکسیکو فتح کیا تو اہل امریکہ پر کیسا ظلم کیا چنانچہ ڈسیل ڈیداصاحب کی کتاب سے معلوم ہوتا ہی کہ ہسپانیہ والی یہہ خیال کرتے تھے کہ ہمنی جو بارہ لاکھ اہل ترکی کو قتل کیا یہہ قتل انجیل کے موافق ہی کیونکہ بنی اسرائیل نے اہل کنعان کو اسیطرح قتل کیا تھا - صاحب موصوف نی یہہ کتاب اسی امر کے ثبوت مین لکھی ہے - لائیس صاحب اپنے کتاب موسوم بہ لیبری وسیمارلشن ڈی لاڈوس کنسیٹ ڈومنگو اور جمکان کے جزیرہ دیکھی اون مین تمام جگہہ پھانسیان کھڑی تھین ۱۲ بارہ لوگ تیرہ تیرہ امریکہ والون کو ایک ایک دفعہ پھانسی دیتے ہی تھی اور کہتے تھے کہ یہہ ہم تیرہ حواریون کو قربان کرتے ہین وہی صاحب لکھتے ہین کہ مین نے دیکھا کہ یہہ لوگ اہل امریکہ کی چھوٹے چھوٹے زندہ بچون کو کہونکے آگے ڈلوا کر پھڑوا رہے تھے - قرآن شریف مین ہم کہین یہہ نہین دیکھتی کہ خدا تعالیٰ کی نسبت ایسے حکم منسوب ہون جسکو انسان رحم اور انصاف کے خلاف گمان کرے مگر توریت مین منجملہ اور بہت احکام کی یہہ احکام بھی لکھی ہین انتہی - اب ذرا صاحب شمس الاخبار کو دل و جان سے ادہر متوجہ ہونا چاہئے کہ دیکھو کسکا پیغمبر شمشیر زن ہی اور کسکا خدا شمشیر زن ہی جو ایسے ایسے حکم صادر فرماتا ہی چنانچہ گنتی کی کتاب ۳۱ باب ۱۷ و ۱۸ درس سو اون بچون کو جتنے لڑکے ہین سب کو قتل کرو اور ہر ایک زنڈی کو جو مرد کے ساتھہ سونا جانتی ہی جان سے مارو ۱۸ لیکن وہ لڑکیان جو مرد کے ساتھہ سونا جانتی ہین اونکو اپنے لئے رہنے دو الخ - کیون جی اب آپ ہمسے

"

فرماتے کہ عہد عتیق یعنے توریت مین جو آپ مانتے ہین کہ بھی ایک خاص وقت صلح کا بادشاہی وہ کہان ہے اور یہہ کسکا لقب توریت مین ہی قتل کے واسطے آیت مذکور مین صاف صاف حکم صادر فرماتا ہی - اور یہہ کون خدا اور کون پیغمبر شمشیر زن ہی اور خدا کے غضب سے ڈرو ناحق کے افترا اور بہتان نہ لگاؤ تعصب کو چھوڑو خدا تعالیٰ کے احکام بے تعصب مین کرو تا آپ کے قول اور فعل دونون برابر ہو جائین - ذرا انکھین کھول کر بیبل کو پڑہو کیونکہ اوسمین لکھا ہوا موجود ہی کہ موسیٰ نے کہا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہی کہ ہر ایک آدمی اپنی کمر مین تلوار باندہی اور دشمنون کی فوج مین جاوے اور ہر ایک آدمی اوسکا بھائی اور ہر ایک آدمی اوسکے دوست اور ہر ایک آدمی اوسکے ہمسایہ کو قتل کرے - حضرت یوشع نے تمام ملک اور تمام بادشاہون کو قتل کر ڈالا اور کسی ذی روح کو بنی اسرائیل کے خدا کے حکم کے موافق زندہ نہ چھوڑا حضرت سیمیوئیل نے ساؤل سے کہا جاؤ اور عمالک قوم کو قتل کرو اور تمام چیزین جو اون پاس ہین وہ سب غارت کرو اور ان مین مرد چھوڑنا عورت اور نہ دودہ پیتا بچہ چھوڑو اور نہ روٹی کھاتا اور نہ بیل چھوڑنا اونٹ نہ گدہا اور نہ بھیڑ لیکن یون لوگون کے شہرون مین سے جنہین خدا تعالیٰ تیرے واسطے میراث بنایا ہی تو کسی ذی روح کو زندہ نہ چھوڑ - علاوہ اسکے جب صاحب شمس الاخبار عیسائی مذہب کے کتابون اور عیسائی مورخون کے تاریخون کا مکرر سہ کرر سیر و مطالعہ فرمائین گے تو اونکو مثل آفتاب نیمروز روشن ہو جائیگا کہ کسکے شمشیر کا جوہر جا بجا کھل رہا ہی - مگر اب وہ چونکہ صاحب موصوف نے اپنے مضمون کے عنوان پر عقدہ کشا لکھا تھا یہان تقدیر اور گرہ در گرہ ڈال دی کہ جس کے عقد کشائی کے لئے صاحب ممدوح کو حضرت مشکل کشا کیطرف بصدق دل رجوع لانا مناسب ہے تاکہ اون کے سب عقدے حل ہو جائین فقط راقم میرزا موحد -

در جواب بیمار از موحد بنگلور

ایکدن رو برو اللہ کے جانا ہوگا — اپنے کردار کے پاداش کو پانا ہوگا
محکمیج خداوند کا جب ہوگا ظہور — عیسیٰ و عیسیٰ پرستون کو بلانا ہوگا
پوچھے عیسیٰ سے تو فرزند مرا کہلایا — کون وہ تجھکو خدا جان کے مانا ہوگا
خوف قہاریسے لرزان ہو بتاوے عیسیٰ — فرقہ و لوق و متی اور فلانا ہوگا
موے سر کھینچے لیجاوے سقر طرف انہین — ریم و خون اہل سقر کا وہان کھانا ہوگا
اہل توحید مزے لینگے بر بام بہشت — اہل تثلیث کا دریا وہ بٹھانا ہوگا
ملک فردوس برین ہووے علم روشن کا — خاتم المرسل کے جو حکم کو مانا ہوگا
ہی قرآن خدا کا ہی کلام اسکے کسو — جو ہی تبدیل سو وہ تابع و فسانا ہوگا
ہر قرآن سے ہو شبنم مبدل کو گریزہ — دن کو منہہ شپر مسکن مین چھپانا ہوگا
جب دوبارہ یہان آویگا مسیحا تو ضرور — دین احمد پہ ہی چلنا و چلانا ہوگا
ایک اللہ سے منہہ موڑ کے پکڑے تین — معتقد اسکا کہو کون سیانا ہوگا
پسر حق کبھی کہلائے کبھی تو خود حق — ایسے مشرک کی سزا دار چڑہانا ہوگا
در عیسیٰ پہ پڑا یا در مشن پہ ارے — شرک کرنے لئے دوزخ ہی کو جانا ہوگا
ایک نیچر کے محتاج کا جو ہو کے غلام — زعم شاہی کا کریگا سو دیوانا ہوگا
زر مشن سے ہوا الفت عیسیٰ پیدا — ایسے الفت کا ثمر تلخ ہی پانا ہوگا
تان ڈبل ملے اور ٹین ملے اور ٹپلون — کیا ہی غم دشمن جان کرچہ فرمانا ہوگا
گوشت کھاتا ہی مسیحا کا کرسچن ہو نیا — دشمن جانی وہ عیسیٰ کا پرانا ہوگا
خون عیسیٰ سے نہ پاوگے حیات ابدی — آب کوثر سے مزہ اسکا اٹھانا ہوگا
طالب گو یہہ لب رد نصاریٰ بلین — گو کہ بالین کے عوض خشت سرانا ہوگا
تحدین گر یہ مجی بحث نصاریٰ گلنار — نار دریا وہ فردوس سے جانا ہوگا
جو ہی تثلیث کا بیمار موحد اسکو — قرص توحید سوا کچہہ نہ کھلانا ہوگا

التماس

قرطاس منشور محمدی کے مشتریان قدر شناس اور معاونین دین حق اسلام کی خدمات بابرکات مین واضح ہو کہ بپاس ادائے حوایج لابدی مطبع ہذا کے جن بزرگون پر سال گذشتہ بابت کی قیمت کا مبلغ باقی ہی وہ مبلغ سال حال کی قیمت کے مبلغ سمیت ارسال فرماوین تو ضروریات امور مطبع مین صرف ہووے اور جن بزرگونے مبلغ ستہ ماہی شش ماہی بھیج دیا ہی مبلغ مابقی بپاس حمایت دین عنایت کر دیجئے اور نئی مشتریون کی خدمات بابرکات مین بھی گزارش ہی کہ بطور پیشگی سال کا مبلغ روانہ فرمانا چاہئے -

رسید زر منشور محمدی

ہم نہایت ممنون و مشکور ہین اون عنایت فرماؤن کے جنہون نے زرمندرجۂ ذیل قیمت پرچہ منشور محمدی عطا فرمایا -

	(روپیہ)	(آنہ)	(پائی)
جناب مولوی عبدالغنی صاحب سوپرنٹنڈنٹ بندوبست ہزارہ ہری پور -	۴	۲	-
جناب حسین خان صاحب پونہ)	—	۵	۶
جناب شیخ بڈھن صاحب صوبیدار رہادر پونہ -	—	۵	۶
جناب شیخ حسن صاحب نایک پونہ -	—	۵	۶
جناب رسالدار محمد علی صاحب پونہ -	۴	۲	-
جناب محمد یعقوب صاحب اجارہ دار مدراس -	۴	۲	-
جناب میانصاحب تاجر جرم مدراس -	۳	۱	۶
جناب حاجی ابراہیم صاحب بڑے ماہلم -	۱	۰	۶
جناب فیروزالدین صاحب بمبئی	۵	۰	"
جناب حاجی زکریا سیٹھ صاحب تلچیری -	۴	۱	۹

بمقام معسکر بنگلور مطبع الاسلام متعلق زمرۂ احباب باہتمام محمد عبدالمجیب سکریٹری طبع شد

رسالہ درباب رد نصاری کے جہالت پھیلاکر یون ہی مسلمان
بھائیون مین بانٹ دین تا عیسائیون کے مکر و فن کی قلعی کھلجائے

قبول اسلام

جمعہ گذشتہ کے دن ایک لڑکا ہندو قوم سمائی اور اسکی ماں
طریقہ اسلام کی خوبی اور راہ نجات کی سنکر پاکر مسلمان ہوگئی
یہ دونون حضرت مولوی نظام الدین صاحب مہتمم غلہ محمدی کی
خدمت مین حاضر ہوئے کھانا اور کپڑا اسیوقت مقرر ہوگیا اول
اب نماز وغیرہ ادای فرایض حضرت مولوی صاحب کے پاس سیکھتے
ہین اور مدرسہ بھی جاری ہی ۔ کشف الاخبار بمبئی

غلہ محمدی

چونکہ اس شہر بمبئی مین غیر مذہب اور قوموں کے اکثر آدمی نیک
بخت اور سمجھدار نجات عقبی کے متلاشی مذہب اسلام کی خوبی
اور راہ نجات کی بہتری خدای وحدہ لاشریک کی پہچانت اور
اوسکی عبادت خالص کی عمدگی دیکھکر اپنے قدیم مذہب کی گمراہی
سے نفرت کرکے ارادہ خالص اور نیت صاف سے مسلمان ہوجاتے
ہین اوسوقت اول روز تو صاحبان اسلام نیک انجام دو
چار شخص باہم ہوکر یا کوئی ایک ہی اہل دولت خجستہ نیت
دعای ہمت اوسکے ختنہ اور لباس وغیرہ کا سب خرچ اپنے ذمے
لیکر سب طرح کا سامان احتیاج ضروری اوسکے صحت جسمانی
ہونے تک پورا کردیتے ہین لیکن اوسکے بعد پھر اوسکو خود اپنی
ضروریات روزمرہ کی تکلیف ہونے سے بے یار و مددگار ہوکر بھٹکتا
پھرتا ہی اس فکر مین تعلیم عقاید مذہبی اور طریقہ نماز و روزہ
اسلام سے محروم رہتا ہی اوسکا ایسا حال خراب دیکھ اوسکے
عزیز اقارب یا قوم کے لوگ اور دوست اکثر طعنہ زنی اور تمسخر
کرتے ہین یہہ بات البتہ بہت معیوب معلوم ہوتی ہی چنانچہ اسباب
ہین تھوڑے دنون سے ایسا سنا جاتا تھا کہ نومسلمون کی پرورش
اور تعلیم وغیرہ کیواسطے کہین کسی طرح کا بندوبست ہوتا ہی
لیکن سوا خبر زبانی کے کچھ تعمیل ہونا ظہور نہ پایا تھا کہ درج اخبار
اور قابل اظہار ہوتا مگر الحال قرار واقعی دریافت ہوا کہ جناب
فیضمآب حکیم محمد باقر صاحب جو اس شہر مین بہت نامی اور معزز
اور مشہور بزرگوار صاحب اقتدار ہین انھون نے اہل اسلام مین
نہایت کوشش اور تجویز عمدہ کرکے غلہ محمدی نام کا ایک طریقہ
جاری کیا ہی اور جناب فضایل مآب عمدۃ العلماء الکرام پیشوای
دین حضرت خاتم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام حضرت مولانا مولوی
نظام الدین صاحب اسمہ اللہ تعالی کہ نہایت متدین عابد و پرہیزگار
ہین اوس غلہ محمدی کے اہتمام اور محافظ و اجرای کار مقرر
ہوئے ہین یعنے اوس غلہ محمدی کا ایک صندوق تیار کیا ہی جسکے
اوپر کے تختہ مین فقط ایک روپیہ یا پیسہ کے جانے موافق لنبا سوراخ
اور مقفل رہتا ہی شب برات کے دن اوسکے حال کا اشتہار
دیکر رات کیوقت قبرستان مین بھیجا تھا کیونکہ رات کو وہان
ہزارون آدمی صغیر و کبیر فاتحہ خوانی کے واسطے جاتے ہین جو
جسکا دل چاہے اس کا خیر اور ثواب عظیم کیواسطے اپنی ہمت
کے موافق ایک پیسہ سے سو روپیہ تک اوس صندوق مین ڈال
دیوے چنانچہ سب دیندار اور نیک نیت و عالی ہمت نے اپنی عاقبت
کی کھیتی اور اسلام کی ناموسی سمجھکر ڈالا بعد اوسکے اب یہہ طریقہ
مقرر کیا ہی کہ ایک چھوٹی سی گاڑی پر اوس صندوق غلہ محمدی

کو رکھ کر دن کے وقت محلون وغیرہ مین پھراتے ہین جسکا جو دل چاہتا ہی ذال دیتا ہی اوسمین جو کچھ آتا ہی جناب مولانا صاحب کی معرفت نو مسلمون کو کھانا اور اچھا لباس دیا جاتا ہی اور تعلیم کیواسطے مولانا صاحب ممدوح کی خدمت مین سب نومسلم حاضر رہتے ہین ادائے فرایض اور مذہبی تعلیم پاتے ہین ایسا طور ہونے سے ہم یقین کرتے ہین کہ اس کار خیر نیکنامی اسلام اور ثواب عقبی کو شہر بمبئی کے سب خاص عام اہل اسلام دیندار بہت خوشی سے پسند کرکے ایسے فائدہ دوجہان اور ثواب عظیم مین چھوٹے اور بڑے سب کے سب شریک ہون گے صاحبان دولت دیندار اہل اسلام بڑے سیٹھ وبیپاری نامدار جو ذرہ ذرہ سے بات پر یا کسی پہلے اور جلسہ مین سیکڑون روپیہ مفت مین خرچ کر ڈالتے ہین کیا ایسے کار ثواب اور نیکنامی اسلام اور فائدہ آخرت و ترقی دین محمدی مین شریک ہونگے نہین نہین یقین کامل ہی کہ سب دیندار سیٹھ نامدار غلہ محمدی کو بھر دینگے اون نیک نیتون سے کیونکر دیکھا جائیگا کہ ایسے کار عظیم کا جاری ہونا سنکر شراکت نہ کرین علاوہ پرورش اور تعلیم نومسلمون کے جناب مولانا صاحب فرشتہ خصلت حامی دین نے بالکل غریب اور محتاج مردون کا دفن وکفن بھی اسی غلہ محمدی مین شامل کیا ہی کشف الاخبار

جواب نورافشان

اخبار نورافشان نمبر ۴۲ جلد ۲ مین ایک مضمون مسمی بہ مسیح پہلے کیون نہ آیا میری نظر سے گزرا - البتہ یہہ سوال کسی سائل کا نہایت عمدہ ہی افسوس ایسے صاف اور سہل سوال کے جواب سے بھی صاحب نورافشان رہگئی یونہی اناپ شناپ بکالم اخبار کے خاک سیاہ کردئے سوال بدستور رہنا کا رہا اور بطور سوال کے ذیل مین من مانی خیال

سے آپ لکھ کر آپ ہی سائل اور آپ ہی مجیب بن بیٹھے اگر کچھ حیا اور حوصلہ ہی تو مین اُسے سوال کو ہم کرتا ہون فرا اسکا جواب برہان ساطع اور حجت قاطع سے لکھین تو سہی تو سب کے آپکا زور اور شور معلوم ہوجاوے اور اگر آپ لکھ سکین تو اپنے پروگرامون کو دہائی دیکر لکھوا ہین (۱) لاریب عیسائیون کا یہہ دعوی باطل معلوم ہوتا ہی کہ مسیح دنیا مین اسلئے آیا کہ گنہگارون کو گناہون سے نجات دی اور جب اوسنے دیکھا کہ لوگ گناہون سے ہلاک ہوئی جاتے ہین اوسنے اوپر رحم کھاکر اپنے جان دی تا جو کوئی اوسپر ایمان لائیگا ہلاک نہوگا - سو یہہ سر سر عیسائیون کی بھول ہی کیونکہ کتاب پیدایش ۶ باب ۵ درس - مین یون لکھا ہی کہ خداوند نے دیکھا کہ زمین پر آدمیون کی بدی بہت بڑھ گئی اور انکی دل کے تصور اور خیال روز بروز صرف بدہی ہوتی ہین ۶ تب خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچھتایا اور دلگیر ہوا ۷ اور خداوند نے کہا کہ مین انسان کو جسے مین نے پیدا کیا انسان سے لیکے حیوان تک اور کیڑے مکوڑے اور آسمان کے پرندون تک زمین پر سے مٹا ڈالونگا کیونکہ اونکے بنانی سے پچھتاتا ہون الخ - چنانچہ خدا تعالی نے اپنے وعدہ کے موافق سب کو بذریعہ طوفان کے مٹادیا صرف نوح اور اوسکے ساتھی کشتی مین بچی رہے ان آیات سے ظاہر ہی اوسی کتاب کے ۷ باب ۱۷ مین لکھا ہی کہ چالیس دن طوفان زمین پر رہا اور پانی بڑھا اور کشتی کو اوپر اٹھا دیا سو کشتی زمین پر سے اوٹھ گئی ۱۸ - اور پانی زمین پر بڑھا اور بہت زیادہ ہوا اور کشتی پانی کے اوپر بہتی رہی ۱۹ اور پانی زمین پر نہایت بڑھ گیا اور سب اونچے پہاڑ جو آسمان کے نیچے ہین چھپ گئے ۲۰ پندرہ ہاتھ پانی پہاڑون سے بڑھا اور وہ ڈوب گئے ۲۱

اور سب جانور جو زمین پر چلتے تھے پرند اور چرندیے اور جنگلی جانور
اور کیڑے مکوڑے جو زمین پر رینگتے ہین اور سب آدمی مرگئے ۲۲ سب
جنکے نتھنون مین زندگی کا دم تھا جو خشکی پر تھے مرگئے انتہی
اب ذرا ناظرین اخبار کو عیسائیون کا یہہ خبط دیکھنا چاہیے کہ اگر
جناب مسیح ایسے ہی رحم دل اور خدا کے بیٹے تھے تو جس وقت اونکا
باپ خدا انسان کے پیدا کرنے سے پچھتایا اور دلگیر ہوا تھا تو اوسوقت
روح القدس تسلی دینے والے سے کونسل کرکے اپنے باپ کو سمجھاتے اور
مخلوقات کے جان بچاتے - اور مجکو یقین کامل ہے کہ خدا تعالی اپنے
بیٹے اکلوتی کے سفارش اور روح القدس کے فہمایش کو ضرور دلا بد
قبول فرماتا کیونکہ وہ تو اوسکا پیارا بیٹا تھا - بالفرض اگر باپ
اونکے سفارش کو قبول نفرماتا تو ایسے رحم دل بیٹے کو لازم تھا کہ ایسے
نازک وقت مین کہ باپ اپنے مخلوقات کو برباد کرتا جاتا ہی اور جربیلی
برت رہا ہی تو فورًا زمین پر طوفان کا زور نہ چلنے دیتا اور اگر پھر
بھی اونکا باپ اپنے ارادہ سے باز نہ آتا تو اپنے مخلوقات کو اوس سے الگ
کرلیتا خدانخواستہ اگر یہہ بھی نکرتا تو روح القدس کو ہمراہ لیکر اپنے
جدی خدائی کا زور دکھاتا مان البتہ اس صورت مین مجکو یقین واثق ہی
کہ اکیلا خدا روح القدس اور اپنے بیٹے سے باصرار لاچاری صلح کرلیتا
کیونکہ روح القدس اور بیٹے کے بغیر باپ کچھ کر نہین سکتا - اور اگر
باپ نے یہہ طوفان اور مخلوقات کو ضایع بیٹے اور روح القدس کی کمیٹی
اور کونسل کرکے کیا ہی تو اور زیادہ افسوس ہے کہ ایسا رحم دل ہو کر
کہ جو اپنے جان تک لوگون کے دریغ نکرے اسنی کیونکر ایسے صلاح باپ
کو دی ہوگی اجی روح القدس بھی اپنے فرایض کو کیونکر بھول گیا
ہوگا کیونکہ جسکا کام ہی تسلی دینا وہ اوسوقت باپ بیٹے

کو تسلی دیتا تاکہ اوسکے طفیل بے انتہا جانین بچتی اور کوئی جاندار
ضایع نہوتا - اگر میٹا بی مرضی باپ کی کچھہ نہین کرسکتا تھا تو پھر
آخر کو اوسنی اپنی جان پر اسقدر صعوبت اور سختی کیون جھیلی کیونکہ
وہ تو طوفان کا حال دیکھہ چکا تھا کہ باپ اپنی مت کا پکا ہی اب جو
لوگ طوفان کا ماجرا سن سن کر پھر بھی وہی بدی کئے جاتے ہین
تو یہہ جانین اپنا سر کھائین اپنا کیا آپ پائین گے اور باپ انسے
اپنا حساب کتاب اپنے عادت کے موافق آپ طوفان کے مانند سمجھہ لیگا
اور دیکھئے کہ قیاس سے معلوم ہوتا ہی جیسے باپ طوفان کے وقت
لوگون کی بدی دیکھکر پشیمان اور دلگیر ہوا تھا غالب ہے کہ اپنے
بیٹے شریف کے صلیب پر کھینچنی کیوقت بھی ضرور دلگیر ہوا ہوگا کیا
باعث اوسکو لاکھون جانون سے اپنے عزیز بیٹے کی ایک جان پیاری
ہوگی تو اب ثابت ہوگیا کہ بیٹے کا ہلاک ہونا طوفان کے قصہ سے
کچھہ کم نہین ہی - نعوذ باللہ ایسے بے رحم باپ سے خدا کی پناہ ہی
یہان ایک اور خلجان ہی شاید طوفان کے وقت باپ بیٹے
کے صلاح پر کچھہ التفات نکی ہوگی اب بیٹے رحم دل کی صلاح پر
عمل درآمد کیا ہوگا تو اسپر اور مشکل پیش آئی گی کہ کفارہ کا
حصہ طوفان زدون کے نصیب کچھہ نہوا - اس نعمت غیر مترقبہ سے
وہ بیچارے محروم مرگئے اسقدر مخلوقات کا غرقاب ہونے کا تماشا
دیکھکر بیٹے کو مال کا کفارہ اور فدیہ ہونے کا خیال گزرا - واہ
رے خوش فہمی اللہ رے رحم دلی - اب اور سنئے یک
نشد دو شد سد دم اور عمومًا کا نہایت دردناک قصہ
بیبل مین درج ہی جسکا دل چاہے کتاب پیدایش کا ۱۹
باب پڑھے اور دیکھے کہ ان باپ اور بیٹے اور روح القدس

لوط کے قوم کی ساتھ کیا سلوک کیا چنانچہ مشت از نمونہ خروار
قلم بند کرتا ہون پیدایش ۱۹ باب ۲۴ سطر تب خداوند نے سدوم
اور عمورا پر گندھک اور آگ خداوند کی طرف سے آسمان سے برسائی
۲۵ اور اوسنے ان شہرون کو اور ساری ترائی اور شہرون
کے سب رہنے والون کو زمین کی نباتات تک نیست کیا ۲۶
اور اسکی جورو نے پیچھے پھر کے دیکھا اور وہ نمک کا کنبا بن گئی الخ
۳ این گل دیگر شگفت لوجی ہم برسون سے پادریون کے زبانی سنا
کرتے تھے کہ نعوذ باللہ خدا کا بیٹا بڑا رحم دل ہی بلکہ یہان تک کہ
اوسنے لوگون کے بدلے اپنی جان عزیز دینے سے دریغ نکیا۔
یہہ بھید آج کھلا کہ وہ بڑا ظالم اور سفاک اور بے درد ہی جیسا کہ
آیات مذکورہ سے واضح ہوا کہ خداوند نے سدوم اور عمورا پر گندھک
اور آگ خداوند کیطرف سے آسمان سے برسائی کیونکہ عیسائیون کے
عقیدہ کے موافق ایک خداوند عیسی اور دوسرا خداوند خدا سے مراد
ہی آیت بالا مین خداوند نے اور خدا کیطرف سے کا فقرہ صاف دلالت
کرتا ہی کہ باپ نے بیٹے کے طرف سے سدوم وعمورا پر گندھک برسائی یا
بیٹے نے باپ کے طرف سے ایسا کام کیا اپنے خوش فہمی سے جسطرح عیسائیون کا
دل چاہے سمجھین مگر مطلب کے فوت نکرین اب ثابت ہو گیا کہ یہہ باپ
بیٹا دونون کو مسل کرکے دنیا کا کام کرتے ہین لیکن مجکو بڑا افسوس
آتا ہی کہ یہہ دو حوادث طوفان اور سدوم کے ایسے سخت موقوع
مین آئے کہ جس کی تشریح کرنے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے
ہین کیا اوسوقت بیٹا کہین سفر مین تھا یا اوسوقت سوتا تھا
یا ابھی نابالغ تھا یا اوسوقت رحم کے مطلب سے آشنا نہین ہوگا
ورنہ ایسا لایق اور رحم دل ایسے جانکاہ حادثہ مین ضرور باحضور

سدوم وعمورا والون کے جان ہلاک نہونے دینا غضب تو یہہ دکھائی
کہ آگ کے ساتھ گندھک بھی برسا چلا جاتا ہی، ون حضرات
انسانون کے ہمراہ حیوانون اور نباتات تک کا نام ونشان مٹا جاتا ہے
کیا طوفان اور سدوم وعمورا والون سے یہودیون نے جو موسی کے کتاب
آسمانی ہاتھ مین رکھتے تھے بہت زیادہ گناہ کئے کہ جسکا عوض طوفان
کے پانی اور سدوم وعمورا کے آگ سے زیادہ عیسی کا قربان کردینا
اور زیادہ مفید کارگر سمجھا گیا یہہ تو باپ نے عجب انتظام کیا کہ لوگ گناہ کرکے
مرے ڈراتے رہے اور بیٹا بے گناہ لکڑی پر کھینچا گیا۔ معلوم ہوتا ہے
کہ اسمین مخفی کچھ بھید ہے ورنہ باپ ایسا دانا ہوکر کیونکر ایسا ظلم کرتا
شاید طوفان کے وقت اور سدوم وعمورا کے آگ برسانی کے وقت بیٹا
بسبب رحم دلی کے باپ کو مانع ہوا ہوگا اور باپ نے اوسوقت اوسکا
کہا نامانا اور اپنا حکم پورا کر دکھایا شریرون اور بدمعاشون اور نافرمانون
کو طوفان اور آگ کے سزا دی تاکہ خس کم جہان پاک ہو گیا پر بیٹے
کو جو نہایت رحم دل ہی باپ کی یہہ حرکت نہایت نامناسب معلوم
ہوئی ہوگی۔ اب جو یہودیون نے نافرمانی کی اور خدا کے حکمون کو
ٹالا اور خودسر ہو گئے تو باپ ان بیچارون پر کوئی اور آسمانی
بلا بھیجا چاہتا ہوگا اور باپ نے اوسکا کہنا قبول نکیا تو اس حالت مین
بیٹے کو سخت ندامت آئی ہوگی کیونکہ طوفان کے وقت بھی اس کے سفارش
نامنظور ہوئی اور سدوم وعمورا کے معاملہ مین بھی اوسکے کہنے
سننے کا کچھ اثر نہوا تو اب یہودیون پر وہ کوئی اور اپنے قدرت کا رنگ
دکھلانے لگا ہوگا اسلئے بیٹا ناراض ہوکر آسمان سے زمین پر چلا آیا
اور خودکشی کر بیٹھا اور باپ کی کشمکش سے چھوٹ گیا۔ مگر ایسا
نہین ہوا تو وہ اپنے باپ کے غضب مین گرفتار ہوا ہوگا وہ بیٹا ہم

کوئی ایسا کام جو باپ کے نظرون مین نامناسب ہوگا وہ بیٹے سے
سرزد ہوا اور باپ جو مقلب القلوب ہی اور اوسنے فرعون کے ہمدونون
کا دل سخت کر دیا اور اپنے بیٹے کو نہایت ذلت و خواری سے ہلاک
کیا تاکہ سب مخلوقات کو عبرت ہو جائے اور سب دیکھ لین کہ باپ ایسا عادل ہے
مگر بیٹے کو بھی سزا دئے بغیر نہ چھوڑا - حاصل کلام دیکھو میرے بھائیون
پادریون کی عقل کو کیا ہو گیا ہی ان کے تصنیفات ایسی واہیات
اور بیہودہ ہی کہ بچہ بچہ پر ہنسا کرتا ہی اور لاکھون اعتراضات اوپر
عاید ہو سکتے ہین اگر کسی صاحب کو عیسائیون مین سے مبادرت ہو تو اس
عبارت پر اعتراض بکرین اور پھر انشاء اللہ تعالی جواب الجواب مین
دیکھین کیا گل کھلتی ہی زیادہ سلام فقط - راقم میرزا موحد -

کثرت نکاح

آنحضرت نے جو کئی نکاح کئے اور اپنی امت یعنے مسلمانون کو
بھی چار نکاح دربت بتلائے اوسکے کئے سبب مین ؟ جواب باصواب
مطبوعہ دہلی واجوبہ مطبوعہ کلکتہ دیکھنی چاہئے ؟ علاوہ ازین جان
دون لورث صاحب لکھتے ہین کہ محمد صاحب نے بہ نسبت سابق نکاح کو محدود
معدود و بعدد قلیل فرمایا ورنہ پہلے بے تعداد و بے حد عورتین عرب مین
کرتے تھے - مین کہتا ہون کہ آپ نے یہہ نکاح بھی بشرط عدالت بضرورت
جایز فرمائے اور اگر خوف عدالت شکنی و عدم مساوات ہو تو
تہی نکاح واحد کا حکم ہے بقول کسے آپ مین مدح ہی مسلمان
امیرون نے عورتون کی جاہلی دیکھکر اور نادان سمجھکر کئے کئے نکاح
بے فائدہ شروع کر دئے اسلام کا پاس اوٹھا دیا ؟
جب یہہ اعتراض واقع ہوا ورنہ جو آزادی اور بات مسلمانون کے
شریعت مین عورتون کو حاصل ہی اوسیطرح مرد کو چار نکاح تک

خرابی نہین - درصورت عدم عدالت عورت مرد سے طلاق یا خلع
سکتی ہی - پھر اور نکاح ثانی کر سکتی ہی - اسمین بشرط سوچ کیا خرابی ہے
غرض تعداد ازواج حضرت داؤد حضرت سلیمان ع کے یہان پائی جاتی
جاتا ہی - سوا چند ممالک یورپ عیسائیون کے اور سب مذاہب مین
عقلاً و نقلاً بہت جایز و مروج ہی اور مستورات کو اسمین کئے طرح کا کمال
اور صحت بھی ہی - اکثر مرد لڑائی وغیرہ مین بہ نسبت عورتون کے زیادہ
تلف ہوتے ہین اسلئے یہہ صورت عورتون کے لئے مفید ہی - کئی عورتون
مین اولاد زیادہ ہوتی ہی اور اولاد کا زیادہ ہونا موجب آبادی دنیا
ہی - حقیقت مین ہمارے حضرت کا یہہ حکم کہ خالی زمین پر نطفہ نہ پیرے
اور حتی المقدور مفت رائیگان و خراب نجائے - یہہ بہت اچھی بات
ہے اور بڑی حکیمانہ رائے درست ہی اس واسطے حضرت نے
عنے ایک مجلوق کی ہات پر دس چابک لگائے اور پھر بیت المال
سے مہر دیکر نکاح کروا دیا ؟ چونکہ خدا تعالی اس آخری زمانہ
کے عادات و نیت و افعال سے خوب واقف تھا اسلئے اوسنے واسطے
اتمام حجت مشروط بشرط عدالت وغیرہ یہہ چار نکاح جایز رکھے
تاکہ مرد نفس رانی سے زیادہ خرابی مین نہ پڑی - عورات کو بھی
شرم بہت ہوتی ہی اور حیا پردہ داری کے سبب موقع و قابو
بیدا طور پر کم ہوتا ہی اسلئے عصمت اونکی جبلت مین ہو جاتے
ہی بخلاف مرد کے کہ اسکو بہت اختیار ہی پس آنحضرت کے شریعت
مقتضے اسکے ہی کہ مرد زنا و حرام کاری مین جان مال و تجمل برباد کرے
اور جبکہ مرد کو ایک کساتھ سخت پابندی ہو جاتی ہی تو اوسکے نیت
و نظر خراب ہو جاتی ہی - علاوہ ازین عورت کی ماہواری
ایام و بیماری پیدائش اولاد و گرانباری حمل و طرح طرح کے بیمارن

وخلجان خانہ داری و پرورش اولاد و ملی تجارتی
ایسے کام ہوتے ہین کہ مردون کو خصوصًا گرمر ملکون مین کہ عورتون
کی حاجت پڑتی ہی اور ایک عورت کے صحبت مین اکثر فرق آجاتا
ہی - سوائے اسکے عورات کو مردون کے قریب ایک طرح کی ازادی
مناسب حاصل ہی - کیا منع کہ فقط ایک عورت کو کئے کہ شوہر
کرنی اسلئے جایز نہین کہ نطفہ شریک ہوجاوے باقی یہہ کیا عدم انصاف
ہی کہ بجز اشتراک تخم عورت بھی عمر بھر مین کئے نکاح بلا تکلف کر سکتی ہے
چنانچہ اونکی خوبی کو روم کے سوا تمام امریکہ کے عورتین بھی مان گئین
اور صحیح جان گئین افسوس اکثر اہل یورپ نے نکاح کو کس طرح سے
عورت کی ازادی دین اور انکے اوپر اعتماد رکھین اور یہہ سمجھین مگر بجز
عدم تمیز اولاد و بجز اشتراک نطفہ مسلمانون کی طرح مرد کو
کہ کئے حالت مین بجز ردیت و ثبوت زنا نکاح ثانی جایز نہین -
اور طلاق دینا جایز نہین - ان حالات مین ہی وہ خرابیان
واقع ہوتے ہین کہ آدمی سوچی تو سب کچھہ نقصان ظاہر ہوتے ہین اکبار
نکاح کرکے اسے پابندی دایمی ہوجاتی ہی کہ پھر صورت و طبیعت تو بدل
جاتی ہی اور خواہش مختلف ہوجاتی ہی مگر امید بجز ناجایز صورت
کے حاصل ہونی ممکن نہین ہوتی - پھر طرفین کو اختیار حاصل
نہین رہتا ایک شخص مسلمان عیسائی ہوگیا اور اوسکی زوجہ بھی
اوسکے ساتھہ عیسائی ہوگئی اب عمر ضعیفی کے قریب پہنچی اولاد نہین
ہوتی پہلے جب مسلمان تھا اوسکے زوجہ نی اجازت نکاح ثانی شوہر
کو دیدی تھی اب عیسائی مذہب ہوکر دونو اولاد سے محروم مین وہلا
یہہ کیسا نقصان ہے کہ باوجود تراضی طرفین بہت خواہشون سے اور اولاد
وغیرہ سے ناکام رہنا پڑتا ہی - اصل یہہ ہی کہ اپنی اپنی برتاؤ
ملک کے رسمات مین ایک ملک کی حالت کو دوسرے وضع پر
قیاس نکرنا چاہئے سب ایک دوسرے کے رسم کو اپنی رویج کے خلاف
سمجھتے ہین - رہا آنحضرت پر تعیین عمر کہ تو بالکل خیال نکاح کی
نہین کیا اور کسیطرح سلوف کو توجہ دشمنون کے قول سے بھی نہین جاتی
جاتی - پچیس برس کے عمر مین ایک زیادہ عمر کے بی بی سے پندرہ برس
تک نکاح مین رہے جب وہ ساٹھہ برس سے بھی زیادہ ہوگئین اور وفات پاگئین تب
آنحضرت نے پچاس برس کے عمر مین اور نکاح کئے پس اس عمر مین تعدد
نکاح واسطے عیش کے نہین ہوسکتے پھر نہ کوئی صریح بنوایا نہ عورتون کو
ہمیشہ کے طرح زینت و شوکت دی کہ سواری پر نہ بٹھلایا - ہر روز
سیر کروائی نقاب و برقع و پردہ مین رکھا و گرنہ ہندوستانیون کی
طرح بلکہ شرعی پردہ جو قید نہین ہے - خلاف شریعت عورتون کی
رعایت منظور نہ تھی چنانچہ کیا معتدد رہتا کہ عورت نماز نہ پڑھے
ایک یہودیہ عورت سے سفر مین نکاح کیا تو بغیر مرضی اوسکے ہم بستر
ہوئے اور اوسی شب وصل کے بعد غسل کرایا حالانکہ سفر مین
بملک عرب غسل نہایت مشکل ہی - ایک دفعہ بی عایشہ
ام المومنین نے در باب خدیجہ الکبری پہلے بی بی آنحضرت کے اتنا
فرمایا کہ اوس جیسی بی بی اور نہین تب آپنے ہنسکر کچھہ لحاظ نفرمایا
اور آواز بلند زور سے للکار کر کہا کہ ہان اوس جیسی بی بی کوئی
نہین لیکن الغرض آنحضرت کو کسی بی بی و اولاد و اصحاب کے
خلاف شریعت کی باتون مین کچھہ رعایت و مروت ملحوظ نتھی
اور اگر آنحضرت کو عیش منظور ہوتا تو ابھی اچھی خوب صورت
پاکیزہ عورتین بادشاہون کو نکی میسر ہوسکتی تھین کیا سو
ایک بی بی کے کوئی بھی کوارہی عورت نکی بے شک طعن

کرنے والون کے اس بات مین بھی زبان درازی ورنہ اگر غور سے اون
ازواج کے ضعیفی و حالت پر مین تو یہہ تعدد نکاح بغرض اولاد یا مطلق
مسنون یا واسطہ ترویج امر خیر کے تھا ورنہ ایسے بلند عزم کو عیاشی
کا کب خیال ہوتا ہی واضح ہو کہ آنحضرت نے جو کئے نکاح ساتھ رکھے وہ
زمانہ جوانی کے بعد کا تھا اور اونہین دو جنگ بدر و احد وغیرہ
آنحضرت کو پیش آئین اور ایسے جنگجوئی کے زمانہ عیاشی کے اور ہی ارادے
ہوتے ہین لہذا بالکل صریح معلوم ہوتا ہی کہ یہہ تعدد ازواج عیش
دنیا و دیگر نیت سے نہ تھا بلکہ بجا اوری حکم خدا منظور ہی باوجود
کثرت ازواج اپنی پیاری دختر فاطمہ اور انکے شوہر علی مرتضی سے
وہی محبت رکھے حسنین کے حال پر وہی شفقت رکھے بھلا دنیا ہی
نکاحون مین یہہ بات ہوتی ہی - پہلے اولاد سے برعایت ازواج موجودہ
مغفرت ہو جاتی ہی - لہذا ان باتون کو دیکھ کر سب کو کب منکرون
اور طاعنون کے جو ذرا بھی اور حالات کو نیز عیوب نہین دیکھتی باطل
سمجھ جاتے ہین افسوس کہ ہمارے ولایتی عیسائی صاحب شاید من
مسلمانون کے حالات سے بخوبی واقف نہون یا دنکو تجربہ کم ہو مگر بعض
ہندوستانی صاحب بھی ہیں باتون کو نہین سوچتی جو سر دست عیب
نکالنے کو یہہ دیتے ہین زیادہ اس بات مین تحریر نہین کر سکتا لیکن
خلیفہ کے جو رہے جو تحلیل کیا اوسکے متعلق خود قرآن شریف مین مذکور
ہی کہ لوگ جنکی زوجہ کو حرام دیتے ہی یعنی عائشہ بنت ابی بکر سے
جب نکاح ہوا تو وہ چھ سال کی تھین اور آنحضرت پچاس سال کی قریب
تین سال بعد رخصت کے مشرف ہوئین بھلا کیا اور کوئی عورت میسر
آتی نہین جب ایک عورت نے کہا تب ایک ضعیفہ سے نکاح کیا
ہم مسلمہ نبی کہ جنکی مسلمانی کا عذر کیا تب بھی آپنے ہونکہ بے شوہر

رہنے سے منع کیا پھر اونہون نے کہا کہ پھر اس صورت دیر نہ مین مجھسے
کون نکاح کرے تو آپنے بخوشی قبول کیا اور پھر ہمیشہ مساوات
و عدالت سب ازواج مین قایم رکھی کسی کی شکایت ثابت
نہین ہوتی تو یہہ کیا بات تھی عیاشی سے کب ہو سکتا ہی معلوم ہوا
کہ نکاح امم سلمہ تو بظاہر بھی فقط انکے نفس کے لئی نہ تھا یا حصول اولاد کا
بھی خیال ہو ورنہ اپنی طرف سے مقصد حصول ثواب کا رکھنا ہو اسقدر
اور بھی لکھتا ہون کہ جو رسم و راہ دیرینہ انگریزی عیسائیون کا
اپنی میم صاحبون سے بوقت سواری و رقص و سرود ہی کیا وہ غیر
قوم کی نظر مین فقط عیش دنیاوی نہین معلوم ہوتا یا بڑے بڑے عہدہ
عیسائیون کا تکلف خلاف ارشاد جناب مسیح نہین - اگر
اصل وہی بات ہی کہ عمل نیت کے ساتھ ہی بہت عیسائی باوجود
امیری اخلاق مین فقیرون سے خوشامد لیگئے بالیقین تکلف و ظاہر داری
پارسائون سے بہتر ہین - ای صاحبو - درویش صفت باش و کلاہ
تہ دار - حضرت داؤد و سلیمان بادشاہ تھی اور پارسا بھی تھی
بڑے بڑے امرائے یورپ بظاہر گو بادشاہ فرمانروا ہین مگر اطوار
و حم دلی و نرم مزاجی مین تو گویا گدا ہین - جناب شاہزادہ
ولیعہد پرو شیا کسقدر جنگی و شجاع ہین پھر اوسپر وہ رحم دلی
مین مشہور زمان ہین - اسیطرح اخلاق و عادات و ضروریات
جسمی مختلف ہوتے ہین اور کام روائی مین نیت پر نظر ضرور ہی فقط
عیب پر دیدہ عمدا نہ رہنا چاہئے بلکہ سب پہلو چپ و راست پر
نظر لازم ہی ورنہ بے تحقیق صرف عیب جوئی -

راقم الف حسین انڈیلی -

جواب شمس الاخبار لکھنؤ

نمبر ۱۴ جلد ۶) صاحب شمس الاخبار کے دل نے اپنے نغم مین
انجیل شریف کے چند مشکل آیات کا بیان لکھ رہے ہین - اور سپرلمرہ
یہہ ہی کہ آپ فرماتے ہین کہ اہل اسلام ہمین سے جو انجیل کے خاص مطلب کو
نہین جانتے اور اعتراض کرتے ہین گویا یہہ اونکے اعتراضات کے جوابات ہین
اور لگے انجیل کے آیات ایسے ویسے لکھنے کہ جسسے ثابت ہوتا ہی آپ ہی سائل
اور آپ ہی مجیب ہین اگر جوابات ہی لکھنے تھے تو ذرا مرد میدان
ہوکر امام فن مناظرہ اہل کتاب حضرت سید ابو المنصور صاحب کی تصنیفات
اور منشور محمدی کے اعتراضات کا جواب لکھا ہوتا تاکہ سب کو معلوم ہوجاتا
کہ خود بدولت اتنی پانے مین ہین اب تو وہ بات ہوئی گھر کی
بلی اور گھر کے چوہی - **قولہ** عیسی مسیح جو الوہیت کی وحدانیت
مین اقنوم ثانی ہی مجسم ہوکر خدا اور انسان کے بیچ ایک درمیانی ہو
عیسی مسیح کا ایک خاص لقب عہد عتیق مین صلح کا بادشاہ ہی
پس وہ جسمانی تلوار چلانے والا کسطرح ہوسکتا جسمانی تلوار چلانا
انجیل شریف کے خلاف ہی خداوند عیسی مسیح محمد صاحب کی مانند
ایک شمشیر باز نہین تھا الخ - **جواب**
اوّل تو خدا کا عیسی مسیح کے بدن مین بطور اوتار مجسم ہونا صریح البطلان
ہی کیونکہ یہہ بات تو سرسے سمجھ مین نہ آئی کہ خدای بزرگ کو کسی مکان
سے ایسا علاقہ ہو جیسا ہمارے بدن سے خدائی کجا اور یہہ احتیاج کجا کہ
یکے بھوک اور پیاس ستائی اور یکے پاخانہ اور پیشاب کا دباؤ جان
پر بنائی گرمی سردی خشکی تری مرض موت وغیرہ جسپر سب کے حکومت
کرین اور ہر ایک اپنا دیدہ دکھائے اور کھانا پینا دوا دارو اوسپر
ناز کرین اور وہ سب کی ناز اوٹھائی ایسے خدا کو سلام ہی -
با اینہمہ وسمین اور ہم مین کیا فرق رہا اگر وہ خدا ہی تو ہم

بھی خدا ہین اگر فرق ہوگا تو چھوٹے بڑے کا ہوگا خدا تو ایسا
ہونا چاہئے کہ وہ کسیکا محتاج نہو اور سب اسکے محتاج ہون وہ
کسیکا محکوم نہو اور سب اوسکے محکوم ہون اوپر کسی کا زور نہ چلے اوسکا
سب پر زور چلے بھلا غضب ہے کہ نہین کہ خدا ہوکر ایسے بی حقیقت چیزون سے
جیسے بھوک پیاس پاخانہ پیشاب گرمی سردی وغیرہ سے دبے نکلے
اور وہ بھی اتنا کچھ کہ یہہ جسطرح نچائین ناچی اور جسطرف لیچلین چلے
اور باین ہمہ جو ان چیزون کا محتاج ہوگا وہ وجود کا پہلے محتاج
ہوگا کیونکہ یہہ سب چیزین اپنے وجود کی محتاج ہین اگر اونکا وجود نہو
تو یہہ چیزین نہ گرمی نہ سردی نہ بھوک پیاس بلکہ جسنے نام پایا جسنے
وصف پایا سب مین سب سے وجود اول ہے اور وہ بعد مین آسمان کو آسمان
اور زمین کو زمین اور سورج کو سورج اور چاند کو چاند انسان کو انسان
حیوان کو حیوان جب کہینگے جب موجود ہون گے -
صاحب شمس الاخبار لکھنو کے مانند جناب پولوس نے بھی بڑا دھوکا کھایا
جو اپنے تصنیفات مین ایسا لکھا تمطاؤس ۳ باب ۱۶ آورس خدا
جسم مین ظاہر ہوا الخ - اسیواسطے دانا لوگ عیسائیون کے اعتقاد
اور اونکے مذہبی کتابون کو پڑھکر ٹھٹھا کرتے ہین کیونکہ اس صورت
مین اوّل تو یہہ خرابی ہوگی کہ تمام موجودات کو اپنے وجود مین خدا
کا محتاج سنا تھا یہان اولٹی بانس بہاڑ کو جانے لگے خدا بھی اونکے
وجود کا محتاج نکلا دوسرے خدا مین اور ہم مین کیا فرق رہا خدا
بھی محتاج ہم بھی محتاج خدا کو غنی اور بے پروا ہونا چاہئے کیونکہ
حکومت اور آقائی کو غنی ہونا اور بے پروائی لازم ہی دنیا مین جتنا
کوئی حاکم ہوتا ہی اوتنا ہی بے پروا اور غنی ہوتا ہی خدا تو سب
طرح سے حاکم ہی سو سب طرح سے وہ غنی اور بے پروا اور بے نیاز ہوگا